حسنِ ازل

حصّہ پنجم

قطعات

(نعتیہ۔منقبتیہ۔سلامیہ)

سیّد افتخار حیدرؔ

قطعہ

علیؑ علیؑ ہے علیؑ اسمِ با مسمّٰی ہے
علیؑ کی ذات کا عرفان اک معمّہ ہے
جو حکمِ ربی سے مانگا گیا تھا شاہِ نصیر
اُسی کے ہاتھ میں تقسیمِ نار و جنّۃ ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

حضرتِ عباسؑ نے جیسے ہی مشکیزہ بھرا
دشت و پا کو چوم کر دریا کا پانی رو دیا
لہریں پیاسے کے لبوں کو دیکھتی ہی رہ گئیں
با وفا نے ایک چلّو بھر بھی پانی نہ پیا

☆☆☆☆☆

قطعہ

خیال و خواب کو ملنا ہے گر زباں ممکن
کہوں میں نعتِ نبیﷺ تو نہیں بیاں ممکن
صفات انکی بیاں سے ہیں ماورا حیدرؔ
مبالغہ ہو کبھی نعت میں کہاں ممکن

☆☆☆☆☆

قطعہ

درِ علیؑ پہ میں اس واسطے چلا آیا
کہ "شہرِ علم" میں بس در یہی کشا پایا
خدا کے کہنے پہ مانگا ہوا نبیؐ کا "نصیر"
"یداللہ" شانِ علیؑ، نصرتِ خدا لایا

☆☆☆☆☆

قطعہ

مولائیت ۔ حکومتِ کونین سے عظیم
ضربت بنی ۔ عبادتِ ثقلین سے عظیم
بارہ پسر ملے تو تھے یعقوبؑ کو مگر
کس کو پسر ملے کبھی حسنینؑ سے عظیم

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہو چشمِ بصیرت تو عجب رنگِ جہاں ہے
اے اہلِ خرد طالبِ عرفان کہاں ہے
اک قطرۂ شبنم میں عیاں عکسِ دوعالم
اک نقطۂ بسم اللہ میں قرآن نہاں ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

تصدیقِ اتمامِ نبوّت، غدیرِ خُم
تشہیرِ احتشامِ امامت، غدیرِ خُم
جمہوریت، سقیفہ یا شوریٰ نہیں نہیں
اسلام کا نظامِ سیاست غدیرِ خُم

☆☆☆☆☆

قطعہ

نظر نہ آئے تب بھی ماہتاب ماہتاب ہے
وجودِ آفتاب خود دلیلِ آفتاب ہے
کتابِ حق نے فیصلہ سنا دیا ہے بارہا
غدیرِ خُم رسولؐ کا طریقِ انتخاب ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

خُم خانۂ غدیر ملا مومنوں پیئو
ساقی ہے بے نظیر ملا مومنوں پیئو
مستوں کو غم نہیں جو رسالت ہوئی ختم
مولاؑ ملا، امیرؑ ملا، مومنون پیئو

☆☆☆☆☆

قطعہ

احمدﷺ سے جنگ لڑنے والے،کافر اُن کو مانتے تھے
علیؑ سے لڑنے والے انکو دشمن اپنا جانتے تھے
ظلم کی لیکن حد تو یہ ہے کہ بے غیرت کلمہ گو
آلِ نبیؐ کی عظمت بھی اور چہرے بھی پہچانتے تھے

☆☆☆☆☆

قطعہ

چار سُو کوئی نظر آتا نہیں محرمِ راز
ہے عبادات میں مقصد نہ کوئی سوز و گداز
لے حجازی ہے تو آہنگ سے خالی آواز
اب تو آ جاؤ مرے **منتظر** و بندہ نواز
صدیاں گزری ہیں تری دید کا ارماں لے کر
عمر بیتی فقط امید کا ساماں لے کر

☆☆☆☆☆

قطعہ

راز و رموزِ عاشقی، سیکھ حسینؑ سے کبھی
ہوتی ہے کیسے بندگی، سیکھ حسینؑ سے کبھی
ربّ کا دیا ہوا سبھی، دے کر خدا خریدنا
مالِ خدا کی تاجری، سیکھ حسینؑ سے کبھی

☆☆☆☆☆

قطعہ

حسینؑ کی قصیدہ گو حیات ہر نفس ہے آج
ظہورِ نورِ طور تک سبھی کی دسترس ہے آج
نزول وحی حق کا ہو رہا ہے جو ضمیر پر
حدیث کربلا کی اُس میں احسن القصص ہے آج

☆☆☆☆☆

قطعہ

علیؑ کے غیر کی مدحت کروں، ضرور کروں
مگر کسی میں علیؑ جیسی کوئی بات تو ہو
خدا پہ چھوڑ کے سب کے معاملے حیدؔر
علیؑ کے نقشِ قدم پر چلو نجات تو ہو

☆☆☆☆☆

قطعہ

اُتر کے کعبے میں دنیا اُجالنے والے
مرے بھی قلبِ سیہ کار میں تجلّی کر
حرم میں میکدۂ حق سنبھالنے والے
بہ یک نظر مجھے مستِ مئے تولّا کر

☆☆☆☆☆

قطعہ

یداللہ بن کے اکھاڑا تو تھا درِ خیبر
مرا یہ خیبرِ عصیاں بھی فتح کر مولاؑ
زمامِ عصر، یہ مانا تری گرفت میں ہے
فساد و سازشِ دوراں بھی فتح کر مولاؑ

☆☆☆☆☆

قطعہ

وجود جسکا رُخِ نورِ ذوالجلال رہا
نظر پہ چھایا اُسی کا فقط جمال رہا
تمام مشکلیں قدموں میں ڈال دوں اُسکے
جسے رکوع میں بھی مسکین کا خیال رہا

☆☆☆☆☆

قطعہ

علی علی دلِ مضطر کو ایسا راس آیا
تمام عمر کوئی غم نہ میرے پاس آیا
میں اُن کے در پہ گیا حرفِ التجا بن کر
عطا کی حد ہے، لئے قلبِ حق شناس آیا

☆☆☆☆☆

منقبت

ہزار بحرِ حوادث ہوں تُند طوفاں ہوں
نہیں ہے خوف یداللہ جو ناخدا ہو جائے

درِ بہشت پہ ہوگی عجب پذیرائی
جو عشقِ آلِ محمدؐ میں مبتلا ہو جائے

علیؑ کی بھیک نے جس کو کیا تونگر ہو
بھلا وہ کیسے کسی غیر کا گدا بن جائے

☆☆☆☆☆

قطعہ

مقام اُس کو بھلا مرتضےٰ کا کیا معلوم
جسے کچھ اپنی خبر ہے نہ انتہا معلوم
وہ جس کے لہجے میں حق بولتا ہو سدرۃ پر
جو کوئی پوچھے بھی اسکا، کہو ''خدا معلوم''

☆☆☆☆☆

نعتِ شبیّرؑ

دشتِ ویراں کو چمن زار بنانے والا
دینِ احمدﷺ کا ہر اک نقش سجانے والا
لکھ گیا خون سے اک **نعت** وہ ایسی، جسکو
کوئی زینبؑ کے سوا تھا نہ سنانے والا

☆☆☆☆☆